ریفرینس نمبر:NRL-0373

تاریخ:17-09-2025

حرام یا مشین سے ذبح کیے ہوئے جانور کی کھال سے بنی اشیاء کے استعمال کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حرام جانور یا پھر وہ حلال جانور جو مشین سے ذبح کیے جاتے ہیں، ان کا کھانا حلال نہیں ہے لیکن ان کے چمڑے وغیرہ سے جو جیکٹس، بیلٹس، بیگ اور جوتے وغیرہ بنائے جاتے ہیں تو کیا ہم وہ استعمال کر سکتے ہیں یا وہ بھی استعمال نہیں کر سکتے ؟ راہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خنزیر کے سوا دیگر جانوروں کی کھال سے بنی بیرونی استعمال کی چیزیں، جیسے جوتے، جیکٹ یا بیگ وغیرہ استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔

تفصیل یہ ہے کہ شرعی طور پر چیزوں کے بیرونی استعمال کے لئے ان چیزوں کا حلال ہونا ضروری نہیں ہوتا بلکہ فقط پاک ہونا کافی ہوتا ہے۔ اور جانوروں کے چمڑے سے جب استعمال کی چیزیں بنائی جاتی ہیں تو اس سے پہلے اس چمڑے کو دباغت کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور دباغت کے عمل سے خنزیر کے علاوہ ہر قسم کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے، چاہے وہ مردار یعنی بے ذبح مر جانے والے جانور کا چمڑا ہو یا کسی حرام جانور کا۔ لہٰذا ایسی اشیاء کا خارجی استعمال جائز ہے۔

اور اگر مشین سے ذبح کردہ یا کسی کافر (حربی) کے ذبح کردہ جانور کی کھال سے یہ چیزیں بنی ہیں تو پھر دباغت سے قبل ذبح کے عمل سے ہی ایسی کھال پاک ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مفتیٰ بہ قول کے مطابق ذبح سے سوائے خنزیر کے ہر جانور پاک ہو جاتا ہے خواہ وہ حرام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ ذبح

سے جانور میں موجود خون اور رطوبتیں نکل جاتی ہیں؛ جو ناپاکی کا اصل سبب ہیں۔ البتہ مشینی ذبیحہ یا کافر کا ذبح کردہ جانور یا حرام جانور ان کے تمام اجزاء حرام شمار ہوں گے اور ان کا اندرونی استعمال (کھانا پینا) حرام رہے گا۔

نوٹ: دباغت سے مراد کھال پر ایسا عمل کیا جائے جس سے اس کی رطوبت و چکناہٹ اور بدبو ختم ہو جائے، مثلا: دھوپ میں رکھ کر یا نمک لگا کر یا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہوئے اس کی رطوبت اور بدبو دور کر دی جائے۔

قرآن پاک میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے۔ **(پارہ08، سورۃ الانعام، آیت 145)**

اس آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تفسیر نعیمی میں لکھتے ہیں: "یَّطْعَمُهٗۤ فرما کر یہ بتایا کہ ان مذکورہ چیزوں میں کھانا تو سب کا حرام ہے، اور طرح استعمال حلال جیسے مردار کہ اس کی کھال بال ناخن سینگ کھر وغیرہ دوسرے استعمال میں آسکتی ہیں۔"

(تفسیر نعیمی، جلد08، صفحہ 177، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بخاری و مسلم وغیرہ کتبِ احادیث میں ہے: واللفظ للبخاری "عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: " وجد النبي صلى الله عليه وسلم شاة ميتة، أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «هلا انتفعتم بجلدها؟» قالوا: إنها ميتة: قال: «إنما حرم أكلها» "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مردار بکری ملی، جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں اٹھایا؟ صحابہ

نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا کھانا حرام کیا گیا ہے۔

(صحيح البخاري، جلد02، صفحه128، دار طوق النجاة، بيروت)

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”(فقال: " إنما حرم أكلها") : قال ابن الملك: أي أكل الميتة، وأما جلدها فيجوز دباغته، ويطهر بها حتى يجوز استعماله في الأشياء الرطبة والوضوء منه والصلاة معه وعليه“ ترجمہ: فرمایا کہ (صرف اس کا کھانا حرام ہے)۔ ابن الملک نے کہا: یعنی مردار کا کھانا حرام ہے، اور جہاں تک اس کی کھال کا تعلق ہے، تو اسے دباغت کرنا جائز ہے، اور اس کے ذریعے یہ پاک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کا استعمال تر اشیاء میں، اس سے وضو کرنا اور اس کے ساتھ یا اس پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، جلد02، صفحه 465، دار الفكر، بيروت)

اسی طرح دباغت سے پاکی حاصل ہونے کے متعلق صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «إذا دبغ الإهاب، فقد طهر“ ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب کھال کی دباغت کی جائے تو وہ پاک وہ جاتی ہے۔

(صحيح مسلم، جلد01، صفحه 191، دار الطباعة العامرة، تركيا)

کنز الدقائق میں ہے: ” وكلّ إهابٍ دبغ فقد طهر، إلّا جلد الخنزير “ترجمہ: (جانوروں میں) خنزیر کے سوا ہر وہ کھال جس کی دباغت کی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

(كنز الدقائق، صفحه142، دار البشائر الاسلاميه)

ذبح مطلق سے پاکی کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”واگرازیں ہم گزریم وفرض کنیم کہ ذابح معاذاللہ بہ نیت عبادت غیر کشت ومرتد گشت تاازینہم آنچہ لازم آید حرمت ذبیحہ است نہ نجاست پوست کہ نزد امام قاضی خان مذہب ارجح

آنست که ذبح مطلقاً تطہیر جلد میکند اگرچہ ذابح مرتد یا مجوسی باشد۔ دربحرالرائق ست قد قدمنا عن معراج الدراية معزيا المجتبى ان ذبيحة المجوسى وتارک التسمية عمدا توجب الطهارة على الاصح وان لم يكن ماكولا وكذا نقل صاحب المعراج فى هذه المسئلة الطهارة عن القنية ايضا هنا ويدل على ان هذا هو الاصح ان صاحب النهاية ذكر هذا الشرط بقيل معزيا الى فتاوى قاضى خان "یعنی اس کو بھی اگر چھوڑیں اور ہم فرض کرلیں کہ معاذاللہ کہ ذبح کرنے والے نے غیر اللہ کی عبادت کی نیت سے جانور کو کاٹا اور وہ مرتد ہوگیا تب بھی جانور حرام ہوگا مگر اس کا چمڑا نجس نہ ہوگا، امام قاضی خان کے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ ذبح مطلقاً چمڑے کو پاک کردیتا ہے خواہ ذبح کرنے والا مرتد یا مجوسی ہو۔ بحرالرائق میں ہے کہ مجتبیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے ہم نے معراج الدرایہ سے پہلے نقل کیا ہے کہ مجوسی یا قصداً بسم اللہ نہ پڑھنے والے کا ذبیحہ بھی پاک ہے اگرچہ وہ کھانے کیلئے حرام ہے، یہی صحیح ہے نیز صاحبِ معراج نے بھی اس مسئلہ کو قنیہ سے نقل کیا اور کہا کہ پاک ہے۔ اس کے اصح ہونے پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ صاحبِ نہایہ نے اس شرط کو قیل کے ساتھ ذکر کیا اور اس کو قاضی خان کی طرف منسوب کیا ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد03، صفحہ257، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مشینی ذبیحہ سے متعلق مفتی محمد نظام الدین مصباحی دام ظلہ لکھتے ہیں:"ایسے ذبح سے جانور کی چربی اور گوشت پوست کی پاکی کا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ اکثر فقہا کا موقف یہ ہے کہ ایسے ذبح کے ذریعہ چربی اور گوشت پوست پاک نہ ہوں گے۔ یہ حضرات طہارت کے لئے "ذبح شرعی" کو لازم قرار دیتے ہیں۔ ان کے بر عکس بہت سے فقہا یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ ذبح شرعی ہو یا غیر شرعی، بہر حال طہارت کے لئے کافی ہے۔ یہی موقف صاحب خانیہ، صاحب ہدایہ، صاحب فیض، صاحب تحفہ وبدائع وغیر ہم کا ہے اور اسی کو فقیہ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے اختیار

کیا ہے۔۔۔ یہ بے مایہ بھی انھیں کی پیروی میں تیسیرا یہی موقف اختیار کرتا ہے کہ ذبح کا تحقق ہو جائے تو ذابح خواہ کوئی بھی ہو بہر حال جانور کا گوشت پاک ہو جائے گا، اور ٹھیک یہی حکم اس کی چربی کا بھی ہے۔۔۔ مگر گوشت اور چربی کے پاک ہونے سے اس کا حلال ہونا نہیں لازم آتا، کیونکہ حلال ہونے کے لئے ذبح شرعی ضروری ہے جو یہاں مفقود ہے تو حاصل یہ ہوا کہ ناپاک خون اور رطوبتوں کے نکل جانے کی وجہ سے چربی تو پاک ہوگئی مگر ذابح (بجلی) کے ناعاقل اور غیر مسلم و غیر کتابی ہونے، نیز اس سے بسم اللہ کا ذکر نہ پائے جانے کی وجہ سے وہ میتہ کے حکم میں ہے اس لئے بالاجماع حرام ہے۔ملتقطا" **(مشینی ذبیحہ کا حکم، صفحہ 110تا114، برکات المدینہ، کراچی)**

اسی میں ہے: "خارجی استعمال کے لئے شے کا پاک ہونا ضروری ہے۔"

(مشینی ذبیحہ کا حکم، صفحہ 121، برکات المدینہ، کراچی)

خنزیر کے نجس و ناپاک ہونے کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالی نے ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ﴾ ترجمہ کنز العرفان: یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

(پارہ 08، سورہ انعام، آیت: 145)

خنزیر سے انتفاع کی حرمت کے متعلق محیط برھانی میں ہے: "لأن الخنزير عينه نجس بجميع أجزائه منع الشرع عن الانتفاع به إهانة لعينه واستقباحاً لذاته" ترجمہ: کیونکہ خنزیر اپنے تمام اجزاء سمیت نجس العین ہے، اور شریعت مطہرہ نے خنزیر کی اہانت و قباحت کے سبب اس سے انتفاع منع فرمادیا ہے۔ **(المحيط البرهاني، جلد 06، صفحه 350، دار الكتب العلميه، بيروت)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

محمد ساجد عطاری

23 ربیع الاول 1447ھ/17 ستمبر 2025ء

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کر سکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net

ایڈریس: E1،171 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان